Regd No. L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

حضرت سیدۃ النساء ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

نماز جنازہ منگل کے روز صبح ۵ بجے ربوہ میں ادا کی جائیگی

لاہور ۲۱ اپریل۔ ادارہ الفضل نہایت رنج والم کے ساتھ یہ خبر شائع کر رہا ہے کہ سیدۃ النساء حضرت ام المومنین نصرت جہاں بیگم رضی اللہ تعالےٰ عنہا ۲۰/۲۱ اپریل کی رات یعنی اتوار اور پیر کی درمیانی شب کو ساڑھے گیارہ بجے دار الہجرت ربوہ میں اس جہان فانی سے رحلت فرماگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ منگل کے روز ۲۲ اپریل کو صبح ۵ بجے ربوہ میں ادا کی جائے گی۔

گزشتہ شب جناب ناظر صاحب اعلیٰ نے اس اندوہناک خبر پر مشتمل ربوہ سے حسب ذیل تار ارسال فرمایا:-

"ربوہ ۲۰/۲۱ اپریل (سوا بارہ بجے شب) حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا آج شب ساڑھے گیارہ بجے انتقال فرماگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ منگل کو صبح ۵ بجے ادا کی جائے گی۔

تار کے انگریزی الفاظ درج ذیل ہیں:-

"Hazrat Ummulmomeneen passed away eleven Thirty tonight Innalillah Janaza 5 A M Tuesday morning"

نیز آج صبح سوا آٹھ بجے ریڈیو پاکستان لاہور نے حضرت ممدوحہ کی وفات کی خبر حسب ذیل الفاظ میں نشر کی۔

"ہم افسوس سے اعلان کرتے ہیں کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی زوجہ محترمہ گزشتہ رات ساڑھے گیارہ بجے ربوہ میں انتقال کر گئیں۔ آپ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی والدہ ہیں۔ جنازہ کل ۵ بجے ربوہ میں ہوگا۔"

سال رواں کے آغاز سے ہی آپ کی طبیعت بہت ناساز چلی آتی تھی۔ چنانچہ آپ نے چلنا پھرنا عملاً متروک کر دیا تھا۔ اور آپ عموماً بستر میں ہی رہتی تھیں۔ وسط فروری سے کمزوری بڑھنے لگی نیز شروع مارچ سے بخار بھی رہنے لگا۔ اور خوراک بہت کم ہوگئی اگرچہ بخار اتر جاتا تھا لیکن کمزوری بدستور رہی۔ مارچ کے آخر میں بیماری نے تشویشناک صورت اختیار کرلی۔ کمزوری بہت زیادہ ہوگئی جس کا کسی قدر دل پر بھی اثر ظاہر ہونے لگا

(باقی صلہ پر)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

شجرۂ نسب حضرت خواجہ میر درد صاحبؒ و حضرت خواجہ محمد ناصر صاحبؒ

نمبر ۱

	۱		۲		۳		۴
	خواجہ میر درد	بن	خواجہ محمد ناصر	بن	نواب روشن الدولہ	بن	خواجہ فتح اللہ خاں
بن	۵ خواجہ محمد طاہر	بن	۶ خواجہ عوض بخاری	بن	۷ خواجہ سلطان احمد	بن	۸ خواجہ میرک
بن	۹ سلطان احمد ثانی	بن	۱۰ خواجہ قاسم	بن	۱۱ خواجہ شعبان	بن	۱۲ خواجہ عبداللہ
بن	۱۳ خواجہ زین العابدین	بن	۱۴ حضرت بہاؤالدین نقشبند	بن	۱۵ خواجہ عبداللہ بخاری	بن	۱۶ خواجہ جلال الدین بخاری
بن	۱۷ سید کمال الدین بخاری	بن	۱۸ سید حسین ملقب بہ محبوب	بن	۱۹ سید حسین اکبر	بن	۲۰ سید عبداللہ
بن	۲۱ سید فخر الدین	بن	۲۲ سید یلاق	بن	۲۳ سید محمود اعلیٰ	بن	۲۴ سید حسین مقبول
بن	۲۵ سید حسین محمد نقی	بن	۲۶ سید حسین محمد نقی	بن	۲۷ سید عبداللہ	بن	۲۸ سید جامع
بن	۲۹ سید علی اکبر	بن	۳۰ امام حسن عسکریؓ	بن	۳۱ امام علی نقیؒ	بن	۳۲ امام علی نقیؒ
بن	۳۳ امام موسیٰ رضاؓ	بن	۳۴ امام موسیٰ کاظمؓ	بن	۳۵ امام جعفرؒ	بن	۳۶ امام باقرؒ
بن	۳۷ امام زین العابدینؓ	بن	۳۸ امام حسینؓ	بن	۳۹ حضرت علیؓ	بن	۴۰ ابو طالبؓ

اس طرح انتالیسویں پشت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ دہلی میں پیدا ہوئے۔ یہ شجرہ تفصیلات کا حامل نہیں ہے۔

شجرہ نمبر ۲

حضرت خواجہ محمد ناصر عندلیب

- ۱ سید محمد محفوظ لاولد
- ۲ سید میر محمدی لاولد
- ۳ خواجہ میر درد
  - خواجہ صاحب میر الم — براتی بیگم لاولد — زینت النساء بیگم
    - میر محمد بخش لاولد — امانی بیگم — شاہ محمد نصیر رنج
      - از زوجہ اول: سید ناصر جان — نصیرہ بیگم — اشرف النساء لاولد
      - از زوجہ ثانی: انجمن النساء
        - سید ناصر جان: عمدہ بیگم — شمس النساء بیگم
        - نصیرہ بیگم: ناصر امیر خلیفہ حضرت دردؒ
          - سید ناصر وزیر صاحب — حضرت سید میر ناصر نواب صاحب — رفعت النساء — انجمن آراء بیگم
            - سید ناصر وزیر صاحب: ناصر خلیل — ناصر سعید — ناصر وحید — نصیرہ بیگم — ناصر سلطان — ناصری بیگم
              - ناصر جلیل — ناصر عزیز
            - حضرت سید میر ناصر نواب صاحب: حضرت سیدۃ النساء نصرت جہاں بیگمؓ — حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ — حضرت سید میر محمد اسحاق صاحبؓ
        - انجمن النساء: فرحت النساء — اکبر نصیر خاں
          - حاجی کبیر الدین احمدؒ — پیرجی بشیر الدین احمدؒ
- ۴ خواجہ میر اثر
  - بیگما بیگم

شجرہ نمبر ۳

حضرت خواجہ محمدؐ ناصر عندلیب

خواجہ میر درد
↓
زینت النساء بیگم
↓
شاہ محمد نصیر رنج
↓
نصیرہ بیگم
↓
ناصر امیر خلیفہ حضرت دردؒ
↓
حضرت سید میر ناصر نواب صاحبؓ
↓
حضرت سیدۃ النساء نصرت جہاں بیگمؓ

شجرہ نمبر ۴

نواب خان دوران خان کمانڈر انچیف افواج مغلیہ

- قمر الدین خاں وزیر اعظم
  ان کی اولاد کی نسبت کچھ پتہ نہیں چلا۔ خود نادر شاہ ایران کی جنگ میں مارے گئے
- احتشام خان داروغہ محلات شاہی
  - میر ہاشم علی صاحب
    - سید ناصر امیر صاحب (زوجہ روشن آرا بیگم)
      - سید ناصر وزیر صاحب (ان کی شادی نواب صاحب لوہارو کے ہاں ہوئی)
        - سید ناصر خلیل — سید ناصر سعید — سید ناصر وحید — نصیرہ بیگم — ناصر سلطان — ناصرہ بیگم
          - ناصر جلیل — ناصر سعید — یہ اور ان کی اولاد دہلی میں ہے
          - یہ خود اور ان کی اولاد دکن میں ہے
      - حضرت میر ناصر نواب صاحب
        - حضرت نصرت جہاں بیگم ام المومنینؓ — حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ — حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ

حضرت ام المومنینؓ کے خصائل حسنہ (بقیہ صفحہ ۳)

جب کبھی بھی وہ حضرت صاحب کا ذکر فرمائیں گی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حضرت صاحب یا حضرت اقدس فرمائیں گی۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی یا تو میاں صاحب کہیں گی یا خلیفۃ المسیح فرمائیں گی۔

عبادات:۔ حضرت ام المومنینؓ عبادت کے بروقت ادا کرنے کی سختی سے پابندی فرماتی ہیں۔ میں نے متعدد مرتبہ دیکھا کہ مغرب کی نماز کے بعد دیر تک عبادت میں مشغول رہتی ہیں۔

شرعی پردہ:۔ شرعی پردہ کی سختی سے پابند ہیں اور کبھی بھی بے نقاب نہیں ہوتیں۔

اسراف سے اجتناب:۔ باوجود بے انتہا سخی ہونے کے پھر بھی ذرہ سے اسراف سے اجتناب کرتی ہیں۔

بے کاری سے بیزاری:۔ آپ عورتوں میں بیکاری کو سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ ان کا یہ مسلک رہا ہے کہ کبھی بیکار نہ رہیں اور نہ کسی اور کو بیکار رہنے دیا ۔۔۔ غرض آدمی جو کام جانتا ہو اس کام پہ لگا دیا وہ بہت ضروری خیال کرتی ہیں

سیرت حضرت ام المومنینؓ کا خلاصہ:۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ام المومنین کی سیرۃ کا اجمالی نقشہ یوں کھینچا ہے۔ (۱) بہت صدقہ خیرات کرنے والی (۲) ہر چندہ میں شریک والی (۳) اول وقت اور پوری توجہ اور انہماک سے پنجوقتہ نماز ادا کرنے والی (۴) صحت اور قوت کے زمانہ میں تہجد کا التزام رکھتی تھیں (۵) خدا کے خوف سے معمور (۶) صفائی پسند (۷) شاکر بامذاق (۸) نماز جہالت کی باتوں سے دور (۹) گھر کی عمدہ منتظم (۱۰) اولاد پر ازحد شفیق۔ (۱۱) خادمہ کی فرمانبردار (۱۲) کینہ نہ رکھنے والی۔

(سیرت حضرت ام المومنین)

ام المومنینؓ کے لفظ کے استعمال کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصریح

"اعتراض کرنے والے بہت ہی کم غور کرتے ہیں اور اس قسم کے اعتراضات صاف بتاتے ہیں کہ وہ مخفی کینہ اور حسد کی بناء پر کئے جاتے ہیں ورنہ اگر نبیوں یا ان کے اظلال کی بیویاں امہات المومنین نہیں ہوتیں تو کیا ہوتی ہیں؟ خدا تعالےٰ کی سنت اور قانون قدرت کا اس تعامل سے بھی پتہ لگتا ہے کہ کبھی کسی نبی کی بیوی سے کسی نے شادی نہیں کی۔ ہم کہتے ہیں ان لوگوں سے جو اعتراض کرتے ہیں (کہ ام المومنین کیوں کہتے ہو) پوچھنا چاہیئے کہ تم بتاؤ جو مسیح موعود تمہارے ذہن میں ہے اور جسے تم سمجھتے ہو کہ وہ آکر نکاح بھی کریگا۔ کیا اس کی بیوی کو تم ام المومنین کہو گے یا نہیں؟

مسلم میں تو مسیح موعودؑ کو نبی ہی کہا گیا ہے اور قرآن شریف میں نبیوں کی بیویوں کو مومنوں کی مائیں قرار دیا گیا ہے۔

افسوس تو یہ ہے کہ یہ لوگ میری مخالفت اور بغض میں ایسا تجاوز کرتے ہیں کہ منہ سے بات کرتے ہوئے اتنا بھی نہیں سوچتے کہ اس کا اثر اور نتیجہ کیا ہوگا جن لوگوں نے مسیح موعودؑ کو شناخت کر لیا اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق اس کی شان کو مان لیا ہے۔ ان کا ایمان تو خود بخود انہیں اس بات کے ماننے پر مجبور کریگا۔

اور جو آج اعتراض کرتے ہیں یہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی ہوتے تب بھی اعتراض کرنے سے باز نہ آتے۔

یہ بات خوب یاد رکھنی چاہیئے کہ خدا کا مامور جو ہدایت کرتا ہے اور روحانی علاج کا موجب ہوتا ہے وہ حقیقت میں باپ سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے۔

افلاطون حکیم لکھتا ہے کہ باپ تو روح کو آسمان سے زمین پر لاتا ہے مگر استاد اسے زمین سے آسمان پر پہنچاتا ہے۔ باپ کا تعلق تو صرف فانی جسم کے ساتھ ہوتا ہے۔ مرشد اور مرشد بھی وہ جو خدا کی طرف سے ہدایت کیلئے مامور ہوا ہو۔ اس کا تعلق روح سے ہوتا ہے جس کو فنا نہیں ہے۔ پھر جب وہ روح کی تربیت کرتا ہے اور اس کی روحانی تولید کا باعث ہوتا ہے تو وہ اگر باپ نہ کہلائے گا تو کیا کہلائے گا۔ اصل یہی ہے کہ یہ لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی باتوں پر بھی کچھ توجہ نہیں کرتے۔ ورنہ اگر ان کو سوچتے اور قرآن کو پڑھتے تو یہ منکر ہی نہ رہتے۔"

(الحکم نمبر ۳۹ ۱۹۰۱ء)

سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک تحریر

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان میں میں اور میری پیاری جماعت برابر کی حصہ دار ہے

میں اپنے خدا کا کس طرح شکریہ ادا کروں کہ اس نے مجھ ناچیز کو اپنے پاک و بزرگ مسیح کی زوجیت کیلئے چنا۔ اور میرے سر کو اپنے انتہائی انعام کے تاج سے مزین فرمایا۔ اور پھر میں اپنے خدا کا کس طرح شکریہ ادا کروں۔ کہ اس نے میرے بیٹے محمود کو مصلح موعود کے مقام پر فائز کر کے میری عمر کے آخری حصہ میں مجھے ایک دوسرا تاج عطا کیا۔ پس مجھے میرے اوپر کی طرف سے بھی تاج ملا اور میرے نیچے کی طرف سے بھی۔ اور یہ میرے خدا کا سراسر فضل و احسان ہے۔ جس میں میری کسی خواہش اور کسی عمل اور کسی استحقاق کا ذرہ بھر بھی دخل نہیں اور یہ دو تاج صرف میرا ہی حصہ نہیں ہیں۔ بلکہ میری پیاری جماعت بھی ان میں میرے ساتھ برابر کی حصہ دار ہے۔ مگر خدا کا ہر خاص انعام اپنے ساتھ خاص ذمہ داریوں کو بھی لاتا ہے۔ اور میری یہ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے بھی اور جماعت کو بھی ان اہم ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ جو اس کی طرف سے ہم پر عائد کی گئی ہیں۔ اے ہمارے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین۔ والسلام

ام محمود ۵ اپریل ۱۹۴۴ء

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خصائل حسنہ

آپ کی روحانیت: حضرت مولانا شیر علی صاحب بی اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعدد مرتبہ اس کا ذکر فرمایا۔ کہ کئی دفعہ ایسا اتفاق ہوا ہے۔ کہ جب رویا یا وحی کے ذریعہ سے کسی امر کا مجھ پر انکشاف ہوا۔ تو بسا اوقات ایسا اتفاق ہوا ہے۔ کہ ہمارے گھر والوں کو بھی اس امر کے متعلق کوئی خواب یا رویا دکھایا جاتا ہے۔ یہ امر آپ کی روحانی صفائی کا بین ثبوت ہے۔

آپ کا بےنظیر صبر و تحمل: حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی روایت ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہوا۔ تو اس وقت جو کلمات حضرت ام المومنین کی زبان پر جاری ہوئے وہ یہ تھے۔ آپ نے اس وقت اپنے خدا کو مخاطب کر کے کہا۔

"اے خدا یہ تو ہمیں چھوڑ چلے ہیں پر تو ہمیں نہ چھوڑیو"

مہمان نوازی: حضرت مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"دسمبر ۱۸۹۰ء تھا۔ یا جنوری ۱۸۹۱ء جب میں پہلی دفعہ قادیان آیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے مشرف ہوا۔ اس وقت میری عمر ۱۹ سال کے قریب تھی۔ ان دنوں ہم صرف دو مہمان تھے ایک یہ عاجز اور دوسرے سید فضل شاہ صاحب مرحوم اور ہمارا کھانا حضرت ام المومنین کے انتظام کے ماتحت اندر سے پک کر آیا کرتا تھا۔ اس کے بعد عاجز ان گنت دفعہ مکرمہ کی مہمان نوازی اور مہربانیوں سے فیضیاب ہوتا رہا۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل مولوی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ بیوی صاحبہ بہت ہی مخیر ہیں:۔

غرباء پروری: ان کے ذریعہ سے بہت سے غریبوں کی پرورش ہوئی ہے۔ کئی یتیموں اور بیکسوں کو انہوں نے پالا تربیت کی تعلیم دلوائی۔ اور ان کی شادیوں کے بھی خرچ برداشت کئے۔

تربیت اولاد: اولاد کی تربیت و تعلیم کا کام حضرت ام المومنین نے ایسی عمدگی سے سرانجام دیا کہ آج سب آسمان کے تاروں کی طرح چمک رہے ہیں اور دنیا کو روشن کر رہے ہیں۔

طعام و لباس: محترمہ امۃ اللہ بشیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن تحریر فرماتی ہیں:۔

"حضرت ام المومنین کی معاشرت برخلاف گدی نشینوں اور مشائخین کے ٹھیٹھ اسلامی سادگی پر مبنی ہے ۔۔۔ ریا و نام و نمود سے کوسوں دور ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء پر راسخ ایمان: باوجود اسکے کہ آپ حضرت مسیح موعودؑ کی چہیتی بیوی اور محرم راز ہیں لیکن اس متقی زوجیت سے بڑھ کر حضرت ام المومنین اپنے متعلق روحانیت کو زیادہ عزیز رکھتی ہیں

(باقی صفحہ ۴ پر)

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مختصر حالات

حضرت ام المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگم رضی اللہ تعالےٰ عنہا دہلی میں حضرت میر ناصر نواب رضی اللہ عنہ جو خواجہ میر دردؒ کی دختر سیدہ زینت النساء بیگم صاحبہ کی اولاد میں سے تھے کے ہاں ۱۸۶۵ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ کی والدہ محترمہ کا اسم مبارک سید بیگم تھا جن کے بزرگوں میں سے میرزا فولاد بیگ ایران سے ہندوستان میں آئے تھے۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے والد ماجد حضرت میر ناصر نواب کی پیدائش کے وقت ان کے والد ماجد خواجہ سید ناصر امیرؒ حضرت خواجہ میر درد کی گدی پر تھے۔ یہ گدی حضرت خواجہ سید محمد ناصر صاحب عندلیبؒ والد ماجد حضرت خواجہ میر دردؒ نے اسی جن سے طریقۂ محمدیہ کی بناء پڑی قائم کی تھی۔

حضرت میر ناصر نواب کی پیدائش کے وقت خاندان کی مالی حالت اچھی نہیں رہی تھی۔ مگر تاہم شریفانہ طور پر گھر کا کام چل رہا تھا۔ مگر آپ کے والد ماجد کی وفات کے بعد سامان معیشت کچھ نہ رہا فقط اللہ ہی کا آسرا تھا۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی پیدائش کی برکت سے حضرت میر ناصر نواب کو ناصری گنج کی جائداد میں سے کچھ حصہ مل گیا۔ جس کے حصول کے لئے آپ کے والد خواجہ سید ناصر امیر صاحب نے بڑی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ اس کے بعد حضرت میر نواب کی بے کاری کا زمانہ بھی ختم ہو گیا اور ملازمت کا دور شروع ہو گیا۔

۱۸۸۴ء میں حضرت میر ناصر نواب رضؓ نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نکاح حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کر دیا۔

حضرت میر ناصر نواب رضؓ ملازم ہو کر موضع تتلہ کی نہر پر اوورسیر تھے۔ آپ کے ماموں میر ناصر حسین سے مرزا غلام قادر برادر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعلقات تھے۔ ان کی وساطت سے میر ناصر نواب صاحب نے قادیان میں رہائش اختیار کر لی اور آپ کے ہی گھر میں ان دنوں حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی عمر ۱۳ سال تھی۔

حضرت میر صاحب قادیان سے تشریف لے گئے اور جب مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ شائع کی تو میر صاحب نے بھی ایک نسخہ منگوایا اور خط لکھا کہ دعا کریں کہ "خدا تعالےٰ مجھے نیک اور صالح داماد عطا کرے"۔ گویا اللہ تعالےٰ نے خود حضرت میر ناصر نوابؓ کے دل میں تحریک ڈال دی اور ادھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی طرف سے تحریک کر دی چنانچہ ۱۸۸۴ء میں نکاح پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔

حضرت ام المومنینؓ کی تعلیم گھر میں ہوئی آپ نے قرآن کریم اور اردو نوشت و خواند کی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ آپ بچپن ہی سے بڑی ذہین فہیم اور سلیقہ شعار تھیں۔ اگرچہ آپ اپنے والد ماجد کے ساتھ پنجاب میں کافی عرصہ رہیں اور پنجابی زبان خاصی بول سکتی تھیں مگر اردو پر جو آپ کی مادری زبان تھی بڑی قدرت حاصل تھی۔

آپ کے مبارک بطن سے مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے پہلی اولاد صاحبزادی عصمت مئی ۱۸۸۶ء میں پیدا ہوئیں جو جولائی ۱۸۹۱ء میں وفات پا گئیں دوسرا بچہ بشیر اول ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوا۔ جو ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو تئیس دن بیمار رہ کر فوت ہو گیا۔

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود مرزا **بشیر الدین محمود احمد** ایدہ اللہ تعالےٰ موجودہ امام جماعت احمدیہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ہفتہ کی پہلی رات کو پیدا ہوئے۔

۱۸۹۱ء میں صاحبزادی شوکت پیدا ہوئیں۔ جو ۱۸۹۲ء میں وفات پا گئیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم۔اے ۲۰ اپریل ۱۸۹۳ء کو اور حضرت صاحبزادہ میرزا شریف احمدؐ صاحب ۲۴ مئی ۱۸۹۵ء کو پیدا ہوئے۔

۱۸۹۷ء کو سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ پیدا ہوئیں اور ۱۸۹۹ء کو صاحبزادہ مبارک احمدؐ صاحب رضؓ پیدا ہوئے۔ جو ۱۹۰۷ء میں وفات پا گئے۔ صاحبزادی امۃ النصیر ۱۹۰۳ء میں پیدا ہو کر چند ماہ بعد فوت ہو گئیں۔ صاحبزادی امۃ الحفیظ جو سب سے آخری بچہ ہیں۔ ۱۹۰۴ء میں پیدا ہوئیں۔ اس طرح گویا آپ کے بطن سے کل دس بچے پانچ لڑکے اور پانچ لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ جن میں سے تین لڑکیاں اور دو لڑکے وفات پا چکے ہیں۔ اور تین لڑکے اور دو لڑکیاں بقید حیات ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کا سایہ دیر تک ہم پر قائم رکھے۔ آمین

اولاد کی تربیت کے متعلق حضرت ام المومنین رضؓ کا قول تھا۔

"پہلے بچے کی تربیت پر اپنا پورا زور لگاؤ۔ دوسرے اس کا نمونہ دیکھ کر خود ہی ٹھیک ہوں گے"۔

آپ کی زندگی کا عظیم الشان کام یہی ہے۔ کہ آپ نے اپنی اولاد کی ایسی تربیت فرمائی۔ کہ جس کی نظیر ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔

آپ نہایت فراخ حوصلہ، فیاض اور سخی تھیں ہر ایک سے شفقت سے پیش آتیں۔ دل میں غرور و نخوت کا شائبہ بھی نہیں تھا۔ آپ ایک بہترین بیوی اور صحیح معنوں میں جماعت کی ماں تھیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد سے جو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوئی۔ آپ جماعت کے ہر ادنیٰ اور اعلیٰ کا سہارا تھیں۔

آپ سوائے بعض ضروری حالات کے تقاضا کے شادی کے بعد تقسیم تک قادیان دارالامان میں سکونت پذیر رہیں تقسیم کے بعد آپ اپنے خاندان کے ہمراہ پاکستان میں تشریف لے آئیں پہلے لاہور میں اور بعد میں تا دم وصال مستقل طور پر ربوہ مرکز پاکستان میں اقامت پذیر رہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

الفضل کا آئندہ پرچہ ۲۳ اپریل کو شائع ہوگا

بقیہ صفحہ اولؔ

حضرت ام المومنین کا انتقال

کبھی اسہال اور کبھی قبض کی صورت پیدا ہو جاتی نیز گاہے گاہے تے کی شکایت بھی ہونے لگی۔ نقاہت کے باعث بعض اوقات غنودگی کی سی کیفیت بھی پیدا ہو جاتی تھی۔ ڈاکٹری معائنہ سے معلوم ہوا کہ گردے میں سوزش ہو گئی ہے بعد میں یوریمیا کی علامات نمایاں تر ہوتی گئیں اور اسہال شروع ہونے کی وجہ سے کمزوری پہلے کی نسبت اور زیادہ بڑھ گئی۔ نیز خون کا دباؤ گرنا شروع ہو گیا۔ اپریل کے دوسرے ہفتہ میں بیماری نے اور زیادہ تشویشناک صورت اختیار کر لی سانس بے قاعدہ اور رک رک کر آنے لگا۔ اگرچہ بعد میں دل کی حالت کسی قدر بہتر ہو گئی لیکن عام طور پر سانس میں بے قاعدگی کی شکایت رہی۔ اور ضعف میں برابر اضافہ ہوتا رہا ۱۵ اپریل سے نیم بے ہوشی کی حالت طاری رہی ۱۸ اپریل کو رات سخت بے چینی میں گذری۔ بخار ۱۰۲ درجہ سے بھی بڑھ گیا۔ وقتاً فوقتاً کپکپی بھی طاری ہوتی رہی ۱۹ اپریل کو رات نسبتاً آرام سے گذری لیکن دل کی حرکت اور تنفس کی حالت بدستور رہی بالآخر ۲۰ اپریل کی شب کو ساڑھے گیارہ بجے الٰہی مقدرات کے تحت وہ معین گھڑی آ پہنچی کہ جب آپ کی پاک روح قفس عنصری سے پرواز کر کے جنت النعیم میں مولائے حقیقی سے جا ملی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون